محمد عبدالشہید نعمانی

امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت

حال ہی میں حافظ ابن الجوزی کی "العقل[1] المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ" کا ایک جدید الخط قلمی نسخہ ہماری نظر سے گزرا اس میں تاریخ خطیب کے حوالہ سے یہ عبارت اُسی طرح مذکور ہے جس طرح "تاریخ بغداد" کے مطبوعہ نسخہ میں ہے لیکن مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی نے "اقامۃ الحجۃ علی ان الاکثار فی التعبد لیس ببدعۃ" میں دارقطنی کی اس عبارت کو ان ہی الفاظ میں نقل کیا ہے جن الفاظ میں حافظ سیوطی کی "تبییض الصحیفۃ" اور "ذیل اللآلی[2]" میں مذکور ہے۔

اس بحث کا اصل تصفیہ تو اسی وقت ہوسکتا ہے جب کہ حافظ حمزہ بن یوسف سہمی کی کتاب السوالات عن الدارقطنی کا صحیح اور قدیم مخطوطہ ہمارے پیش نظر ہو۔ واضح رہے کہ جس طرح رجال کے متعلق حافظ حمزہ بن یوسف سہمی کا ایک رسالہ

---

[1] صفحہ ۳۵ ۔ اس کا قلمی نسخہ پیرجھنڈو میں مولانا بدیع الدین کے ذاتی کتب خانے میں ہماری نظر سے گزرا ہے۔

ہے جس میں انھوں نے دارقطنی سے رُواۃ کے متعلق سوالات کیے ہیں، اسی طرح محدث ابوعبدالرحمٰن محمد بن الحسین سلمی نیشاپوری المتوفی ۴۱۲ھ کا بھی اسی موضوع پر ایک رسالہ[51] موجود ہے جس میں مشائخ و رواۃ کے حالات پر موصوف نے بھی دارقطنی سے کچھ سوالات کیے تھے اور ان کو سن کر قلمبند کر لیا تھا۔ اس رسالہ کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے :-

اخبرنا ابو الفتح محمد بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل بن سلمہ المعروف بسکویہ الاصبہانی قال قرئ علی الشیخ ابی عبد الرحمٰن محمد بن الحسین السلمی بنیسابور فاقر بہ قال سمعت ابا الحسن علی بن عمر بن احمد المہدی الحافظ ۔

اس رسالہ میں بھی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے دارقطنی سے امام ابوحنیفہ کی صحابہ سے روایت کے بارے میں جو استفسار کیا ہے وہ حسب ذیل الفاظ میں منقول ہے :

وسألتہ ھل یصح سماع ابی حنیفۃ عن انس؟ فقال لا یصح سماعہ عن انس ولا عن احد من الصحابۃ ولا تصح لہ رؤیۃ انس ولا رؤیۃ احد من الصحابۃ ۔[52]	میں نے دارقطنی سے سوال کیا کہ کیا امام ابوحنیفہ کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کا سماع ثابت ہے اور نہ ہی کسی اور صحابی سے نیز ان کے بارے میں نہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی رؤیت ثابت ہے اور نہ ہی کسی اور صحابی کی۔

اب ابوعبدالرحمٰن سلمی کی کتاب "السوالات" دیکھنے کے بعد بظاہر یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ حافظ سیوطی سے دارقطنی کا قول نقل کرنے میں تسامح ہوا ہے اور غالباً

---

[51] اس رسالہ کے قلمی نسخہ کا عکس چوہدری عبدالعزیز صاحب کلکٹر کسٹم کراچی کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے۔ [52] باب النون

دار قطنی امام اعظم کے بارے میں نہ صحابہ سے رؤیت کے قائل ہیں اور نہ روایت کے۔

بہرحال خلاصہ بحث یہ ہے کہ دار قطنی، خطیب بغدادی اور ابن الجوزی تینوں حضرات صحابہ سے امام اعظم کے سماع کے قائل نہیں ہیں۔ ان میں ابن الجوزی خطیب سے ناقل ہیں اور خطیب کا دارو مدار دار قطنی کی مذکورہ تصریح پر ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ خطیب اور ابن الجوزی دار قطنی کی ایک بات کو تو مانتے ہیں مگر دوسری بات تسلیم نہیں کرتے۔ یعنی دونوں حضرات اس امر کا تو اقرار کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا مگر اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں کہ انھوں نے حضرت انسؓ سے کوئی روایت سنی تھی حالانکہ جس بنیاد پر یہ دونوں بزرگ دار قطنی کا فیصلہ رؤیتِ انسؓ کے متعلق مسترد کر رہے ہیں، اسی بنیاد پر روایت سے انکار بھی مسترد ہو جاتا ہے۔ "طبقات ابن سعد" کی وہ روایت جو تابعیت کے ذیل میں گزر چکی ہے اور جس کی صحت کے حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر دونوں معترف ہیں، اس پر غور کیا جائے تو اس میں رؤیت اور روایت دونوں کا اثبات ہے۔ اس روایت کے اصل الفاظ جو مخدوم محمد ہاشم سندھی نے نقل کیے ہیں، یہ ہیں:

حدثنا الموفق سیف بن جابر	ہم سے موفق سیف بن جابر قاضی واسط نے
قاضی واسط قال سمعت اباحنیفۃ	بیان کیا کہ میں نے ابوحنیفہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ
یقول: قدم انس بن مالک الکوفۃ	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کوفہ میں تشریف
ونزل النخع وکان یخضب بالحمرۃ	لائے اور بنو النخع میں اترے۔ وہ سرخ خضاب
وقد رأیتہ مرارًا۔ [۱]	لگاتے تھے۔ میں نے ان کو متعدد مرتبہ دیکھا ہے۔

اس حدیث میں امام ابوحنیفہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کوفہ میں آمد اور محلہ بنی نخع میں ان کے نزول کی خبر دینے کے بعد ان کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ "وہ سرخ خضاب لگاتے تھے"۔ یہ ان کے فعل کی خبر ہے، جو حدیث فعلی موقوف ہوئی۔ اصولِ حدیث

---

[۱] اتحاف الاکابر بمرویات شیخ عبدالقادر قلمی

کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ صحابی کے قول، فعل اور عمل کا بیان بھی حدیث ہی کا ایک جزو ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایسی حدیث موقوف کہلاتی ہے۔ صحابہ سے امام ابو حنیفہ کی روایت کے ثبوت کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حدیث مرفوع کی روایت نہ کی حدیث موقوف کی روایت کی۔ لیکن روایت بہرحال ہو گئی۔

علاوہ ازیں یہ ایک حقیقت ہے کہ دارقطنی اور خطیب دونوں بزرگ امام اعظمؒ کے فضائل واقعیہ کے انکار میں پیش قدم ہیں۔ امام اعظمؒ کے خلاف ان دونوں حضرات کا تعصب مشہور ہے اور خود ان کی تصانیف اس پر شاہد ہیں۔ جرح و تعدیل کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ انکارِ فضیلت کے سلسلے میں کسی متعصب یا معاند کی بات قابلِ قبول نہیں۔

مذکورہ بالا ساتھ حضرات میں حافظ ابو نعیم اصفہانی بھی ہیں، جنھوں نے "مسند ابی حنیفہ" میں ایک مستقل باب صحابہ سے امام ابو حنیفہ کے سماع کے بیان میں قائم کیا ہے، جس کے الفاظ ہیں:

ذکر من رأی ابوحنیفۃ من الصحابۃ وروی عنھم۔	ان صحابہ کا تذکرہ جن کو امام ابو حنیفہ نے دیکھا ہے اور ان سے روایت کی ہے۔

اور اس کے تحت لکھتے ہیں:

روی عن انس بن مالک وعبداللہ بن الحارث الزبیدی ویقال عبداللہ بن ابی اوفیٰ الاسلمی۔	امام ابو حنیفہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن الحارث زبیدی سے روایت کی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔
۱	

۱۔ التنسیق النظام صفحہ ۷۵

اسی بزم محدثین کے ایک اور رکن حافظ ابن عبدالبر اندلسی بھی ہیں جنھوں نے کتاب الکنیٰ میں تصریح کی ہے:

وسمع من عبد الله بن الحارث بن جزء [illegible] سلفه

امام ابوحنیفہ نے حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء سے حدیث کا سماع کیا ہے لہٰذا اس بنا پر وہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔

وسعت نظر اور امامت فن کے اعتبار سے ان دونوں حضرات کا پایہ دارقطنی اور خطیب سے کسی طرح کم نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان میں کوئی حنفی بھی نہیں ہے۔ حافظ ابو نعیم اصفہانی شافعی ہیں اور حافظ ابن عبدالبر مالکیہ کے امام ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ دارقطنی اور خطیب کے معاصرین میں محدثین کی ایک جماعت ہے جو صحابہ سے امام ابوحنیفہ کی روایت کی صراحتاً تصریح کرتے ہیں، چنانچہ حافظ ابوالقاسم علی بن کاس حنفی المتوفی ۳۲۴ھ جو دارقطنی کے استاد ہیں، فرماتے ہیں:

من فضائل ابی حنیفة انه روی عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فان العلماء اتفقوا علی ذلک واختلفوا فی عددهم فمنهم من قال انهم ستة وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من قال سبعة وامرأة

امام ابوحنیفہ کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کی ہے، علماء کا اس امر پر اتفاق ہے، البتہ صحابہ کی تعداد کے بارے میں مختلف آراء ہیں بعض چھ صحابی اور ایک صحابیہ بیان کرتے ہیں جب کہ بعض پانچ اور ایک صحابیہ اور بعض سات اور ایک صحابیہ بتاتے ہیں۔

۱؎ [illegible] جلد ۲ صفحہ ۳۲۴

۲؎ جزء فی مناقب الائمة الاربعة، قلمی محفوظہ کتب خانہ عارف حکمت نمبر ۲۵۲ (کتب التواریخ)

۳؎ بحوالہ رسالہ [illegible]

محدث ابن کاس نخعی کی تصریح سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ سے امام اعظم کی روایت کا مسئلہ ان کے دور تک علماء میں مختلف فیہ نہیں تھا۔

اسی طرح دار قطنی کے مشہور اساتذہ میں حافظ ابو بکر محمد بن عمر بن جعابی المتوفی ۳۵۵ھ بھی ہیں، جو اپنی کتاب "الانتصار لمذہب ابی حنیفہ" میں صحابہ سے امام اعظم کے سماع کی تصریح کرتے ہیں۔ دار قطنی کے ایک اور استاذ محدث ابو حامد حضرمی نے تو امام اعظمؒ کی صحابہ سے مرویات پر مشتمل احادیث کو ایک مستقل رسالہ میں جمع کر دیا ہے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

خطیب کے اساتذہ میں محدث ابو عبداللہ حسین بن علی صیمری المتوفی ۴۳۶ھ نے اپنی کتاب "اخبار ابی حنیفۃ و اصحابہ" میں امام ابو حنیفہ کے صحابہ سے سماع پر ایک مستقل باب قائم کیا ہے، جس کا عنوان ہے:

من لقی ابو حنیفۃ من الصحابۃ وما رواہ عنہم رضی اللہ عنہ وعنہم۔[1]

اسی طرح خطیب کے اساتذہ میں امام احمد بن الحسین القدوری المتوفی ۴۲۸ھ نے شرح مختصر کرخی میں صحابہ سے امام اعظم کی روایت کی تصریح کی ہے۔

مذکورہ محدثین وحفاظ کے علاوہ متقدمین اور متأخرین کی ایک بڑی جماعت نے صحابہ سے امام اعظم کی روایت کا اثبات کیا ہے۔ لہٰذا علماء کے ایک جم غفیر کے اثبات کے مقابلہ میں دار قطنی اور خطیب بغدادی کے انکار کی کیا حیثیت ہے، جب کہ اس پر سرے سے کوئی دلیل بھی موجود نہیں ہے۔

مسلسل

---

[1] محدث صیمری کی اس کتاب کا قلمی نسخہ ... مجلس علمی کراچی میں موجود ہے۔